قطبِ ربانی قدس سرہ

کامل مرشدوں کے مرید وخلیفہ

مسعودملت حضرت علامہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب نورہ اللہ مرقدہٗ

بلند قامت، بادامی آنکھیں، رنگ گندمی، جسم فربہ، باوقار نورانی چہرہ اس پر سنہری عینک، نفیس لباس، سفید کرتا، نیلا تہبند، سر پر تاج نما خاندانی عمامہ، اس پر عبا، قبا اور عصا نور علیٰ نور وہ جلال و جمال کا پیکر تھے خود ولی اور ولیوں کی اولاد خود مرشد اور کامل مرشد کے مرید وخلیفہ

نہ پیوہستم دریں بستاں سرا دل   زبند این و آں آزادہ رفتم

چوں باد صبح کر دیدم و مے چند   گلاں را آب و رنگے دادہ رفتم

حضرت قطبِ ربانی قدس سرہ کا خیال آتے ہی کیسی کیسی ہستیاں آنکھوں میں پھر گئیں حیف!! ایک انجمن تھی نہ رہی، ایک چمن تھا نہ رہا۔

کسی صوررت سے بھولتا ہی نہیں

آہ! یہ کس کی یادگاری ہے

وہ چلے گئے ہم رہ گئے لیکن ہم کو بھی ایک نہ ایک دن جانا ہے جانے والوں نے ہم کو بڑا بنا دیا

ورنہ ہم تو چھوٹوں میں چھوٹے تھے

کر دیا مر کے یگانوں نے یگانہ ہم کو!

حضرت قطبِ ربانی قدس سرہ زندگی میں قطبِ ربانی مشہور نہ تھے بقول صاحبِ سجادہ اس راز سے ایک مجذوب نے پردہ اُٹھایا اور جو بتانا تھا، بتا گیا۔۔۔اب وہ قطبِ ربانی کے لقب سے پکارے جاتے ہیں۔

حضرت قطبِ ربانی قدس سرہ حسنی و حسینی سید ہیں۔آپ کے اجداد شاہ جہاں بادشاہ کے

عہد میں ہندوستان آ گئے دہلی میں خانقاہ قائم کی پھر یہ خانقاہ ۱۸۵۷ء میں فرنگیوں نے مسمار کر دی دشمنانِ اسلام کو خانقاہوں اور خانقاہ نشینوں سے بہت ڈر لگتا ہے کیوں کہ یہی حضرات مردہ تنوں اور مردہ دلوں کو زندہ کرتے ہیں دشمنانِ اسلام کے خیر خواہ منافقین کا ہدف بھی یہی حضرات ہیں۔ حضرت قطبِ ربانی قدس سرہ ۱۲ / ربیع الاوّل ۱۳۰۷ھ ۱۸۸۹ء کو دہلی میں پیدا ہوئے کیسا مبارک دن پایا۔

ہوا عبیر فشاں سب وابر گوہر بار

جلوس گل بہ سریر چمن مبارک باد

فقیر نے بچپن میں سب سے پہلے ان کی زیارت کی تو عمر شریف ۵۰ سال کے لگ بھگ ہوگی بلند قامت، بادامی آنکھیں، رنگ گندمی، جسم فربہ، باوقار نورانی چہرہ اس پر سنہری عینک نفیس لباس، سفید کرتا، نیلا تہبند، سر پر تاج نما خاندانی عمامہ، اس پر عبا، قبا اور عصا نور علیٰ نور وہ جلال و جمال کا پیکر تھے خود ولی اور ولیوں کی اولاد، خود مرشد اور کامل مرشد کے مرید و خلیفہ، زندگی بھر ذکر اذکار اور خدمت خلق میں گزاری حتی کہ قلب ذاکر ہو گیا، ڈاکٹر نے ایام علالت میں دل کی حرکت پر غور کیا تو حیران رہ گیا، اللہ ھو اللہ ھو کی آواز آ رہی تھی۔
فقیر پر بہت شفقت فرماتے تھے، زاہد خشک نہ تھے، کبھی کبھی خوش طبعی بھی فرماتے لڑکپن میں جب کبھی دولت کدے پر جانا ہوتا، نیچے کی منزل میں آپ مقیم تھے اور اوپر کی منزل میں فقیر کی بہن رہتی تھیں ان کے شوہر مولوی شفیق احمد علیہ الرحمہ کی ہمشیرہ حضرت قطبِ ربانی قدس سرہ سے منسوب تھیں اور آپ کی زوجہ محترمہ فقیر کی بھابی (زوجہ علامہ مفتی مشرف احمد علیہ الرحمہ) کی پھوپی تھیں اس لیے محلہ املی کی پہاڑی، دہلی جہاں حضرت قطبِ ربانی کا دولت کدہ تھا فقیر کا آنا جانا رہتا تھا۔ تو جب کبھی ہمشیرہ صاحبہ کے پاس جانا ہوتا اور

رات کو قیام ہوتا تو صبح ہی صبح حضرت قطبِ ربانی قدس سرہ کی ضربیں اللہ ھو اللہ ھو سنائی دیتیں۔ عجب سماں ہوتا، درو دیوار بولتے معلوم ہوتے، گھر کے پرند بھی ضربیں لگانا سیکھ گئے تھے۔ اہل اللہ کی رفاقت میں انسان تو انسان چرند و پرند بھی رہیں تو بن جاتے ہیں۔ جہانگیر بادشاہ کی صحبت میں ایک ہرن ایسا بنا کہ شیخو پورہ (پنجاب) میں عظیم الشان یادگار بنائی گئی اور اس ہرن کو وہاں دفن کیا گیا، کتبہ لگایا گیا۔

حضرت قطبِ ربانی قدس سرہ سے عزیز داریاں اپنی جگہ مگر شریعت و طریقت کے حوالے سے جو تعلق قائم ہوا تھا وہ مستحکم سے مستحکم تر ہوتا جاتا۔ اب نہ بھائی ہیں اور نہ بھاوج نہ بہن ہیں، نہ بہنوئی مگر اس خاندان سے تعلق مستحکم ہیں اس کا سہرا صاحبِ سجادہ ابومحمد شاہ سید احمد اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ کے صاحب زادے سید محمد اشرف اشرفی الجیلانی مدظلہ العالی کے سر ہے وہ آتے جاتے رہتے ہیں اپنے جدِ اعلیٰ مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی علیہ الرحمہ پر کراچی یونیورسٹی سے ڈاکٹریٹ کر رہے ہیں۔ یاد آیا ان تعلقات کے استوار کرنے میں جناب عارف دہلوی مرحوم کا بڑا حصہ ہے جو ''ماہنامہ الاشرف کراچی'' کے مدیر بھی رہے

فروغ شمع تو قائم رہے گا روزِ محشر تک
مگر محفل تو پروانوں سے خالی ہوتی جاتی ہے

حضرت قطبِ ربانی قدس سرہ ۱۹۴۷ء میں ہجرت کر کے پاکستان تشریف لائے اور یہاں تبلیغ و ارشاد ذکر و افکار اور خدمتِ خلق کا سلسلہ جاری رہا۔ ہندوستان میں چوّن (۵۴) سال ملک کے طول و عرض میں دورے کر کے ہزاروں غیر مسلموں کو مسلمان کیا بھٹکے ہوئے مسلمانوں کو سیدھا راستہ دکھایا ۱۹۴۶ء میں تاریخی بنارس کانفرنس میں شرکت کر کے پاکستان کی تائید و حمایت کی اس اجلاس میں فقیر کے برادر بزرگ حافظ قاری محمد احمد علیہ الرحمہ

بھی شریک ہوئے۔ یہ اجلاس تاریخ پاکستان میں بڑی اہمیت کا حامل ہے مگر ہمارے مؤرخین نے نہ جانے کیوں اس طرف توجہ نہ فرمائی اور بقول ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی یک طرفہ تاریخ بنائی ہاں تو ذکر تھا حضرت قطبِ ربانی قدس سرہ کی پاکستان ہجرت کا آپ نے پاکستان آکر مستقل طور پر (مسکن سادات فردوس کالونی کراچی) میں مسکن گزیں ہوئے بیماری کے ایام میں فقیر کا جانا ہوا نحیف ونزار ہو گئے تھے گویا ہڈیوں کا ڈھانچہ کثافت ختم ہوگئی لطافت ہی لطافت رہ گئی۔ ۱۹۶۱ء میں حضرت والد ماجد مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ علیہ الرحمہ تشریف لائے تو عیادت کے لیے گئے۔ علامہ مفتی محمد محمود الوری شاید علامہ مفتی محمد مظفر احمد علیہم الرحمہ بھی ساتھ تھے۔

حضرت قطبِ ربانی قدس سرہ نے ۱۸ / جمادالاولیٰ ۱۳۸۱ھ ۱۹۶۱ء کو کراچی میں وصال فرمایا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

تا دوست رسیدیم چوں از خوش گرشتیم

از خوش گزشتن چہ مبارک سفرے بو!

الحمدللہ! مسند خالی نہیں آباد ہے قطبِ ربانی کے مرزندار جمند اخی المکرم سید احمد اشرف شاہ اشرفی الجیلانی رونق مسند ہیں۔۔۔ قطبِ ربانی کے بڑے صاحبزادے سید مخدوم اشرف جیلانی، قطبِ ربانی کے سامنے ہی وفات پا گئے تھے ان کا ہنستا اور مسکراتا چہرہ اب بھی آنکھوں کے سامنے ہے مولیٰ تعالیٰ ان کی قبر کو نور سے بھر دے۔

مثل ایوان سحر مرقد فروزاں ہو ترا

نور معمور یہ خاکی شبستا ہو ترا

مخدوم اشرف علیہ الرحمہ سے چھوٹے موجودہ سجادہ نشین ہیں آپ سے چھوٹے سید طیب

اشرف علیہ الرحمہ جن کا سلسلہ جنوبی ہند میں پھلا پھولا اور وہیں انہوں نے وصال فرمایا۔ ان سے چھوٹے ڈاکٹر سید مظاہر اشرف زید مجدہ ہیں جو علالت کے باوجود بڑے فعال ہیں سلسلے کی اشاعت کے ساتھ ماہنامہ آستانہ (لاہور) نکال رہے ہیں جو ہر ماہ بڑے آب و تاب سے شائع ہوتا رہا ہے مولیٰ تعالیٰ حضرت قطبِ ربانی قدس سرہ کی اولاد امجاد کو شریعت پر استقامت عطا فرمائے اور اس خاندان کا فیض دور ونزدیک جاری وساری رہے۔ آمین صاحبزادہ پیرِ طریقت سید احمد اشرف صاحب زید عنایۃ نے اپنی اولاد کی بڑی اچھی تربیت فرمائی دو صاحبزادگان عالم و فاضل ہیں باقی زیرِ تعلیم ہیں پورا خاندان فقیر کے خاندان سے محبت والفت رکھتا ہے۔ حضرت قطبِ ربانی قدس سرہ فقیر کے والد ماجد سے ملنے اکثر آتے تھے کبھی مسجد فتحپوری میں، کبھی دولت کدے پر اور والد ماجد مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ علیہ الرحمہ بھی ہر سال غالباً مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی علیہ الرحمہ کے عرس شریف میں شرکت کے لیے حضرت قطبِ ربانی قدس سرہ کے دولت کدے پر تشریف لے جاتے وہ بڑا اعزاز واکرام کرتے۔ حضرت مفتی اعظم علیہ الرحمہ علمائے اہلِ سنت و جماعت کے مر جع و ماوی تھے سب ہی علماء ومشائخ حاضر ہوتے تھے آج ایک ایک کر کے یہ سب علماء و مشائخ نظروں میں پھر رہے ہیں اور سنہرے روز کی یاد دلا رہے ہیں جس کی اب یاد ہی یاد رہ گئی ہے شام فرقت میں بھی انوار سحر ہیں۔

شام شب فرقت میں بھی انوار سحر ہیں

اے نور مجسم تری یاد کا عالم

یہ کیا ہے مری خاطر ناشاد کا عالم

❋ ❋ ❋ ❋